



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 13-25/AIMS
December 19, 2025

فکر و نظر

ٹرمپ کا غزہ منصوبہ بے نقاب: امن کے لبادے میں اسرائیلی بالادستی کو مستحکم کرنے کی حکمت
عملی

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Gaza peace plan, Israel Palestine conflict, Donald Trump foreign policy

Keywords: Arab League response, OIC position, Pakistan foreign policy, Israeli occupation

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

251 اسرائیلی ہلاک اور 1,200 پر حملوں، جن میں — خاص طور پر کبوتری اور سدیروت — کو حماس کے جنوبی اسرائیل 2023 اکتوبر 7 فلسطینیوں کی جانیں لیں 42,438 یرغمالی بنائے گئے، اور اس کے جواب میں اسرائیل کی غزہ پر فوجی کارروائی، جس نے غزہ ہیلتھ سنٹری کے مطابق کووائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو 2025 ستمبر 29 اور بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا، کے پس منظر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا ملین سنی 2.3 کے ہمراہ پیش کردہ غزہ امن منصوبہ ایک امید افزا اقدام دکھائی دیا۔ یہ منصوبہ، جو بظاہر جنگ بندی، یرغمالیوں کی رہائی، اور غزہ کے

فلسطینیوں کی بحالی کے لیے تھا، دراصل ایک پیچیدہ چال تھا جو اسرائیل کی تزویراتی بالادستی کو مضبوط کرنے اور فلسطینی خود مختاری کو کمزور کرنے کے لیے نکاتی حتمی متن کے 20 نکاتی مسودے اور وائٹ ہاؤس کے 21 کو تیار کردہ 2025 ستمبر 27 تیار کیا گیا۔ اس کی حقیقت امر کی اپنی اسٹیو وٹکوف کے ستمبر کو چھ گھنٹے کی ملاقات میں تبدیل کروایا۔ یہ 28 تقابل سے عیاں ہوتی ہے، جسے نیتن یاہو نے وٹکوف اور ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشر کے ساتھ رکنی عرب لیگ اور 22 تبدیلیاں، جو ایکسوس اور دی ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹس سے ثابت شدہ ہیں، نہ صرف فلسطینیوں کے لیے نقصان دہ ہیں بلکہ کی نکتہ سے 1948 کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہی ہیں۔ الجزیرہ کے مطابق، اس منصوبے نے فلسطینیوں کے (OIC) ملکی اسلامی تعاون تنظیم 57 فلسطینی بے گھر ہوئے تھے۔ 750,000 بڑے تاریخی زخموں کو مزید گہرا کیا، جب

21 قاہرہ میں قطری وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن آل ثانی اور مصری وزیر خارجہ بدر عبدالعطی کے ساتھ غیر رسمی مذاکرات سے تیار کردہ وٹکوف کا 48 کی—بچے اور بزرگ شامل ہیں 29 جن میں—زندہ اسرائیلی یرغالیوں 101 نکاتی مسودہ ایک متوازن مذاکراتی ڈھانچہ پیش کرتا تھا۔ اس نے کی دوسری انتفاضہ میں سزائے عمر قید کاٹ رہے 2000–2005 کی پہلی اور 1987–1993 فلسطینی قیدیوں، جو 250 گھنٹوں میں رہائی اور فوجیوں پر مشتمل 20,000 کا مرحلہ وار انخلاء، جسے انڈونیشیا کے (IDF) تھے، کے بدلے کی تجویز دی۔ غزہ شہر اور خان یونس سے اسرائیلی فوج بین الاقوامی فورس کی نگرانی میں مکمل کرنا تھا، اس کا کلیدی جزو تھا۔ مسودے نے مغربی کنارے کے ایریاسی کے الحاق کو مسترد کیا اور غزہ کی بحالی کے لیے بلین ڈالر کی امریکی امداد کا وعدہ کیا۔ حماس کے ارکان کے لیے مشروط معافی اور فلسطینی اتھارٹی کی شمولیت نے مذاکرات کی ایک محدود گنجائش پیدا 50 کی، اگرچہ فلسطینی ریاستی حیثیت پر واضح ٹائم لائن موجود نہ تھی۔

کو وائٹ ہاؤس میں ہونے والی ملاقات کے بعد حتمی منصوبے میں ایسی ترامیم کی گئیں جنہوں نے مذاکراتی توازن کو یکسر بدل دیا۔ 2025 ستمبر 28 اسرائیلی انخلاء کو غیر معینہ مدت تک اسرائیلی سلامتی کے جائزے سے مشروط کیا گیا، فلا دلفی کوریڈور میں مستقل فوجی موجودگی برقرار رکھی گئی، اور عبوری فلسطینی انتظامیہ کی جگہ ایک بین الاقوامی مگر اسرائیلی ویٹو کے حامل ڈھانچے نے لے لی۔ فلسطینی قیدیوں کی رہائی کو حماس کے غیر مسلح ہونے سے جوڑ دیا گیا، جبکہ اسرائیلی آباد کاری پر کوئی عملی پابندی شامل نہ کی گئی۔ یہ تبدیلیاں منصوبے کو یک طرفہ کنٹرول کے فریم ورک میں تبدیل کرتی ہیں۔

علاقائی سطح پر اس منصوبے پر شدید اختلافات سامنے آئے۔ عرب اور مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ نے مکمل اسرائیلی انخلاء اور جبری نقل مکانی کی مخالفت پر زور دیا، جبکہ بعض ریاستوں نے خاموشی یا محتاط سفارتی رویہ اختیار کیا۔ ترکی، اردن اور قطر نے تحفظات کا اظہار کیا، جبکہ سعودی عرب کی خاموشی نے خطے میں گہرے انتشار کی عکاسی کی۔ یہ صورتحال پان عرب اور مسلم یکجہتی میں واضح دراڑوں کو ظاہر کرتی ہے۔

پاکستان کی پوزیشن بھی متضاد رہی۔ امریکی سطح پر حمایت کے بیانات کے باوجود، داخلی سطح پر منصوبے سے فاصلہ رکھا گیا، جس کے نتیجے میں عوامی احتجاج اور سیاسی تناؤ پیدا ہوا۔ یہ دوہرا اپن معاشی دباؤ، سفارتی مجبوریوں اور عوامی جذبات کے درمیان تضاد کو نمایاں کرتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ منصوبہ امن کے بجائے طاقت کے عدم توازن کو قانونی شکل دیتا ہے۔ فلسطینی خود مختاری، اقوام متحدہ کی قراردادوں اور دوریاستی حل کو کمزور کرتے ہوئے، یہ فریم ورک مستقبل میں مزید عدم استحکام کو جنم دینے کا باعث بن سکتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب غزہ کی معیشت اور سماجی ڈھانچہ شدید تباہی کا شکار ہے۔

Reference:

- Al Jazeera. (2025). *Analysis of Trump's Gaza peace plan*. <https://www.aljazeera.com>
- Amnesty International. (2024). *Israel/Palestine and crimes under international law*. <https://www.amnesty.org/en/location/middle-east-and-north-africa/israel-and-the-occupied-palestinian-territories/>
- BBC News. (2025). *Explainer: Gaza ceasefire proposals and regional reaction*. <https://www.bbc.com/news>
- Cohen, S. P. (2004). *The idea of Pakistan*. Brookings Institution Press. <https://www.brookings.edu/books/the-idea-of-pakistan/>
- Human Rights Watch. (2024). *Israel and Palestine: Settlement expansion and war crimes*. <https://www.hrw.org/world-report/2024>
- International Crisis Group. (2025). *Gaza war and regional instability*. <https://www.crisisgroup.org/middle-east-north-africa>
- United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs. (2025). *Gaza humanitarian update*. <https://www.ochaopt.org>
- United Nations Security Council. (1967). *Resolution 242*. <https://www.un.org/securitycouncil/content/resolutions>
- Wall Street Journal. (2025). *Saudi Arabia, Israel and U.S. diplomacy after Gaza*. <https://www.wsj.com>
- World Bank. (2025). *Economic impact of the Gaza conflict*. <https://www.worldbank.org>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

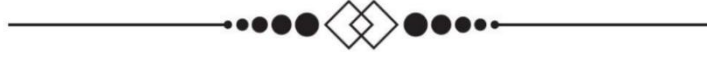
یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).